

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

میاں محمد بخش کی فکرِ اسلامی برصغیر کے تناظر میں

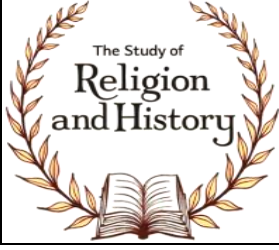
*فرحانہ مصطفیٰ پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اسلامی فکر و ثقافت، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز (نمل) اسلام آباد، پاکستان
*ڈاکٹر عبد الرؤف اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی فکر و ثقافت، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز (نمل) اسلام آباد، پاکستان

Abstract:

This research delves into the significant intellectual and spiritual contributions of Mian Muhammad Bakhsh, an influential Sufi poet whose character and body of work emerged amid the socio-political upheaval of his time. Against a backdrop of systemic decline marked by moral decay, religious narrow-mindedness, and economic stagnation, Bakhsh's poetry goes beyond mere aesthetic appeal to provide a vital framework for social and ethical reform. While the classical Sufi tradition, represented by figures like Sultan Bahu, mainly highlights the metaphysical connection between the soul and the Divine, Mian Muhammad Bakhsh stands out for his exceptional ability to connect mystical philosophy with the everyday struggles of ordinary people. By blending Islamic practices with universal humanitarian values, he responded to the pressing need for self-purification, equality, and social awakening. His work signifies a crucial evolutionary moment in Sufi literature, redirecting focus towards a practical spiritual guide aimed at fostering a peaceful and diverse society. Therefore, grasping his mastery is essential for anyone looking to understand the socio-political and moral reconstruction of the region during a time of profound historical change.

Key words: Significant intellectual ,Self-purification, Evolutionary, Fostering, Reconstruction

میاں محمد بخش ایک عظیم صوفی شاعر تھے ان کی شاعری میں قرآن حکیم کا عکس نظر آتا ہے شاعری کے ذریعے ہی آپ نے پنجاب کے عوام میں اخلاقی اقدار، روحانی شعور اور معاشرتی زندگی گزارنے کے قواعد و ضوابط بتا کر افراد معاشرہ میں روحانی شعور پیدا کیا میاں محمد بخش کے زمانے میں برصغیر میں ایسٹ انڈیا کمپنی اور برطانوی استحکام کے ذریعے مقامی اقتدار کو ختم کرنے کی کوششیں کی جا رہی تھیں اور معاشرہ شدید معاشی، سیاسی اور سماجی تبدیلیوں کا شکار ہو چکا تھا یہی وہ پس منظر ہے جس میں آپ کی شاہکار تخلیق نے برصغیر کی ادبی، فکری اور روحانی تاریخ میں انیسویں صدی میں اہم کردار ادا کیا اور برصغیر کا نظام حیات مکمل طور پر زوال پذیر ہو چکا تھا کیونکہ برطانوی تسلط قائم ہو چکا تھا، جس کی وجہ سے اقتدار کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ معاشرتی اقدار، معاشی رشتوں اور عوامی شعور بھی بحران سے گزر رہا تھا نوآبادیاتی انتظامیہ کے ذریعے سیاسی، معاشی، قانونی اور تعلیمی ایسے نظام متعارف کروائے گئے جس سے صرف محدود طبقہ کے لوگ فائدے اٹھا سکتے تھے۔ ایسے ماحول میں عوام کے لیے سیاسی راستے بھی مسدود کر دیے گئے تھے اس لیے ادب اور روحانیت ایک وقت میں مضبوط قوت کے طور پر نمایاں ہوئے۔ ان حالات میں میاں محمد بخش جیسی شخصیت سماجی شعور کی ترجمان بن گئی اور شاعری میں تصوف اور اخلاقیات سے بڑھ کر اپنے زمانے کی تمام محرومیوں کا تذکرہ کیا صوبہ پنجاب میں شاعری عوامی زبان میں معاشرے کی اصلاح



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

کا ایک مؤثر اور بہترین ذریعہ رہی ہے اس لیے آپ نے شاعری کے ذریعے اس زمانے کی سیاسی اور معاشی ناہمواری اور سماجی اضطراب کے تناظر میں سمجھنا ناگزیر قرار دیا۔ میاں محمد بخش کا تعلق کشمیر سے تھا تو اس زمانے میں کشمیر کا خطہ شدید سیاسی جبر و استبداد، معاشی ناہمواری اور سماجی ابتری کا شکار تھا 1849ء میں پنجاب مکمل طور پر برطانوی سلطنت کے قبضے میں شامل ہو چکا تھا۔ 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد پنجاب اور کشمیر میں سکھوں کا مکمل قبضہ ہو چکا تھا مغلیہ حکومت کی سیاسی بالادستی ختم ہو گئی کشمیر پر درانیوں نے قبضہ کیا ہوا تھا مسلمان ظلم و ستم کی چکی میں پس رہے تھے۔ عیسائیت کی تبلیغ ہو رہی تھی، اس مقصد کے لیے مشنری سکول بھی کھول دیے گئے تاکہ مسلمان بچوں کو ذہنی طور پر غلام بنایا جاسکے۔ لڑکیوں کے لیے بھی سکول اور شفا خانے کھولے گئے جہاں مریضوں کو عیسائیت کی تعلیم دی جاتی تھی آپ نے اس دور میں ہونے والے مسلمانوں پر مظالم کی تصویر اس انداز میں کھینچی ہے کہ:

"ایک راجے نے آپ کے مرید کو نوکری سے نکال دیا تو آپ نے اس کو تنبیہ کی تھی 1857ء سے 1906ء تک جتنی بھی آزادی کی تحریکیں چلیں انہوں نے انگریزوں کے مظالم برداشت کیے لیکن تمام طرح کی رکاوٹوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا میاں محمد بخش کے سامنے یہ سبھی طرح کے حالات تھے ان حالات میں آپ نے علم حق بلند کیا، اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے ذریعے مسلمانوں میں بیداری پیدا کی بظاہر تو یہ سیف الملوک وغیرہ آپ کے قصے تھے لیکن ان میں شاعری مسلمانوں کی اخلاقی تربیت اور انہیں نئے عزم اور حوصلے اور حالات کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کے لیے تیار کرنا تھا"¹

الغرض آپ کے دور کا نوآبادیاتی نظام دراصل مفادات کے تابع تھا۔ شہری علاقوں میں تعلیم کی سہولتیں میسر تھیں لیکن دیہاتی اور سرحدی علاقوں میں نہ ہونے کے برابر تھیں۔ لوگ ذرائع کو ترجیح دینے لگے، غربت عام تھی، مذہبی طبقات میں جدید تعلیم کو ناپسند کیا اور خواتین کی تعلیم پر بھی پابندیاں لگا دی تھیں حکومت نے اپنے اداروں میں انگریزی اور اردو کو رائج کیا تھا عوامی زبانوں کی کوئی اہمیت نہ تھی اس لیے آپ نے عوامی زبان میں شاعری کی اور مسلمانوں کی اخلاقی تربیت پر بھی زور دیا آپ نے فرمایا کہ:

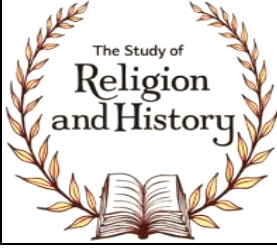
سچے پڑھ علم ہزار کتاباں

کدھ عشق بغیر نہ لہے²

میاں محمد بخش کے زمانے میں ایسی معاشرتی برائیاں موجود تھیں جو اسلام سے پہلے زمانے میں بھی تھیں۔ رشوت ستانی، بدعنوانی، سماجی ناانصافی اور کرپشن کا بازار گرم تھا ایسا بے ضمیر نظام حق کے تابع ہونے کی بجائے دولت کے تابع ہو گیا تھا نمود و نمائش اور ریاکاری کو پسند کیا جاتا تھا۔ اخلاص کے

1. عصمت اللہ، زاہد، ڈاکٹر، ادب سمندر (لاہور: اے ون پبلشر 1989ء) ص 221

2. اقبال، محمد زاہد، سیف الملوک (لاہور: مکتبہ الفیصل سن) ص 45



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

بغیر توجہ قبول نہیں ہوتی لیکن یہاں عبادت کو بھی دنیا کے دکھاوے کے لیے کیا جاتا تھا۔ سال و زر کی ہوس عام تھی، دولت کے لیے اخلاقیات کو بھی پس پشت

ڈال دیا گیا تھا ان حالات میں آپ نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کو سمجھایا کہ دنیا کی محبت تو فساد کی جڑ ہے انسان کو تباہ و برباد کر دیتی ہے اس اجتماعی ضمیر کو سسکتے ہوئے دیکھ کر شاعر نے خاموشی کو بھی ظلم کا حصہ قرار دیا۔ دنیا کی بے ثباتی کے متعلق سمجھایا کہ انسان کو آخرت میں تبھی مقام مل سکتا ہے جب وہ اپنے اللہ کی مرضی کے مطابق اپنی زندگی گزارے گا کیونکہ ایسے حالات میں آپ کو انسانیت کہیں دور کھائیوں میں گرتی ہوئی نظر آرہی تھی لوگ ایک دوسرے سے نفرت کرتے تھے۔ مذہب کو بھی سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کیا جانے لگا، مذہبی طبقات کی الگ الگ شناختیں ہو گئیں، انیسویں صدی میں جو مذہبی اور اصلاحی تحریکیں ابھریں ان کے درمیان بھی عوامی اور علمی مناظرے ہونے لگے، ایک دوسرے کے کفر کے فتوے دیے جاتے، معاشرتی بائیکاٹ کیا جاتا، عقائد کی بنا پر ایک دوسرے کو برا سمجھا جانے لگا مذہبی کشیدگی عام ہونے لگی حتیٰ کہ صوفیاء کرام خود ایک دوسرے کو بدعتی کہا کرتے تھے حالانکہ اسلام نے رواداری کی تعلیم دی ہے۔ پنجاب میں صوفیانہ اسلام صدیوں سے رواداری کی

علامت تھا، مگر انیسویں صدی کے سخت گیر رجحانات کے سبب صوفیوں کو بدعتی کہنے کا رجحان بڑھ گیا۔¹

اس طرح ان حالات میں میاں محمد بخش نے مذہبی ریاکاری و ظاہر پرستی اور فرقہ بندیوں کی شدید مخالفت کی ہے۔ اس کا اظہار کچھ اس طرح سے کیا کہ:

فرقوں میں بٹ گئی دین کو کھو دیا

عشق بنا عبادت باقی ایک رسم ہی رہ گئی²

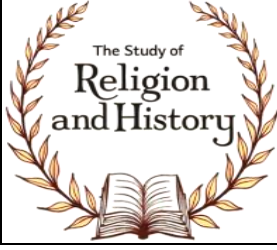
آخر کار بیسویں صدی کے آغاز میں برصغیر پاک و ہند میں آزادی کی بے شمار تحریکوں نے جنم لیا اس طرح زبردست سیاسی بھونچال آیا جس نے سرزمین یورپ کو لرزا کر رکھ دیا ہندوستان کی تمام اقوام انگریزوں سے آزادی کا مطالبہ کرنے پر نل گئیں، یہ تھے وہ حالات اور پس منظر جس میں اللہ رب العزت نے حضرت میاں محمد بخش کو اس دنیا میں بھیجا اور انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں میں بیداری کی لہر پیدا کی۔

حیات میاں محمد بخش

پنجابی زبان کے عظیم شاعر اور مشہور و معروف کلاسیکی ادیب، ولی کامل میاں محمد بخش جموں و کشمیر کے علاقے میرپور آزاد کشمیر میں پیدا ہوئے تھے۔

¹. David Gill Martin , *empire and Islam Punjab and the making of Pakistan* , (University Of California press 1988) P,40-47

². بیگ، محمد اسلم، ڈاکٹر، فکر میاں محمد بخش (لاہور: الفیصل ناشران سن) ص 132



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

"آپ کی ولادت 1830ء میں آزاد جموں کشمیر کے ضلع میرپور کے مشہور قصبہ کھڑی شریف کے علاقہ چک ٹھا کر میں ہوئی، آپ جموں کے رہائشی پوسال گجر قبیلے سے تعلق رکھتے تھے یہ قبیلہ نقل مکانی کر کے گجرات کے ضلع میں چک بہرام اور پھر بعد میں میرپور کے ضلع میں آباد ہوا تھا" ¹

میاں محمد بخش ایک مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے تھے ان کے والد میاں شمس الدین انتہائی نیک اور صوفی بزرگ تھے۔ پیرے شاہ غازی کے سجادہ نشین تھے انہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی اور پھر سموال تشریف لے گئے جہاں انہوں نے حافظ غلام حسین سے تعلیم حاصل کی تھی

"یہاں وہ حدیث، فقہ اور دیگر مذہبی علوم سے بہرہ مند ہوئے ان کے اساتذہ میں خاص طور پر حافظ غلام حسین کا نام لیا جاتا ہے جنہوں نے ان کی دینی تربیت میں اہم کردار ادا کیا" ²

آپ کے بھائی میاں بہاول بخش کو بھی شاعری سے بہت لگاؤ تھا آپ دونوں بھائی مولانا عبد الرحمن جامی کی زینچا گایا کرتے تھے۔ مشکور صابری کے مطابق :

"اوہناں دونوں بھراواں نوں فرمائش کیتی کوئی چیز گاہ کے سناؤ تو دونوں نے زینچا سائی" ³

اس کے بعد جب انہوں نے زینچا سالی، آپ کے دل سے دعا نکلی کہ جاؤ تم پر حقیقی اور باطنی دروازے کھول دیے گئے ہیں۔ ابتدائی تعلیم حافظ غلام حسین سے حاصل کرنے کے بعد آپ نے کشمیر کے جنگلوں میں شیخ احمد ولی سے فیض حاصل کرنے کے لیے بابا جنگو شاہ سہروردی مجذوب سے ملاقات کی جن کی بیعت میاں غلام محمد کلروڑی شریف سے کی تھی۔ اس طرح آپ نے تصوف کے تمام سلسلوں سے بیعت کی۔ آپ کے خاندان میں بابا دین محمد سے ہی وراثت میں پیر اشاہ غازی قلندر المعروف دمڑی والا سرکار سے بھی عقیدت و ارادت تھی۔ آپ کے والد نے ان کو اپنا روحانی مرشد تسلیم کیا تھا۔ میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی انتہائی پاکیزہ تھی، تزکیہ نفس اور ترک دنیا اور روحانی ترقی کی ایک بہترین مثال تھی۔ آپ نے ساری زندگی جھونپڑا نما حجرہ میں گزارا تھی اور وہیں عبادت و ریاضت کیا کرتے تھے۔ آپ نے شادی نہیں کی تھی۔ منشی قائم الدین نے لکھا ہے کہ:

ساری عمر نہ شادی کیتی سالک مرد خدائی

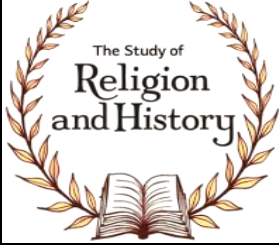
فرد مجر در ہے ہمیشہ حرص اے تھیں لابی ⁴

¹ - قادری، محبوب علی، فقیر، سوانح میاں محمد بخش، ضمیمہ سیف الملوک (لاہور: ادارہ فروغ ادب سن)

² - محمد دین، کلیم، تذکرہ مشائخ قادریہ (لاہور: مکتبہ نبویہ اگست 1975ء) ص 228

³ - صابری، مشکور، مضمون: میاں محمد بخش نے حیاتی بارے اک جہات (ملتان: رسالہ وارث شاہ 1977ء) ص 19

⁴ - قائم الدین، منشی، تقریر، ہدایت المسلمین امت (لاہور: سن) ص 106



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے شادی نہ کرنے کی وجہ یہ بتائی کہ بچپن میں ان کی نسبت ایک خاندانی لڑکی سے طے ہوئی لیکن آپ کو گلہ کا مسئلہ ہو گیا جس کی وجہ سے آپ کی ظاہری شکل و صورت متاثر ہوئی یہ رشتہ ختم ہو گیا اور آپ کی منگیتر کا نکاح آپ کے بھائی سے ہو گیا جس دن یہ نکاح ہوا ایک عورت نے یہ جملہ بولا کہ یہ وہ لڑکا ہے جو کسو ہنا تھا جس کی وجہ سے اس کا رشتہ ٹوٹا آپ کو اس بات کی بہت زیادہ تکلیف ہوئی تھی اس لیے آپ نے باطنی خوبصورتی کو اپنالیا اور دنیا سے کنارہ کش ہو گئے۔ میاں محمد بخش نے ہمیشہ غیر مسلموں اور مسلم کی تمیز نہیں کی، ہر ایک کی عزت کی، آپ بہت زیادہ مہمان نواز تھے ہر ایک کی بات کو غور سے سننے والے آپ رحمۃ اللہ علیہ سادات کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے انہیں دیکھ کر اٹھ کر کھڑے ہو جاتے اپنی نفسانی خواہشات کو کچل ڈالتا تھا اور اپنے سر پر فقیری کا تاج سجا کر نفس امارہ کو مطیع بنالیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے

آپ پر علوم ظاہری اور علوم باطنی کے دروازے کھول دیے تھے فقہ، حدیث، منطق، نظم اور نثر پر آپ مکمل گرفت رکھتے تھے۔ میاں محمد بخش نے ساری زندگی کھدر کا لباس اور سر پر سفید پگڑی باندھی تھی۔ بچپن میں ہی آپ شاعرانہ ذوق رکھتے تھے اور شاعری کو ہی آپ نے عوام کی اصلاح کا ذریعہ بنایا۔ آپ نے اس زمانے کی رومانوی داستانوں کو اظہار کا ذریعہ بنایا جو عوام و خواص کے دلوں میں گھر کر چکے تھے کیوں کہ نثر سے نظم میں اظہار دو گنا، زیادہ مؤثر اور کارگر ہو سکتا ہے اس لیے آپ اپنے احباب کو خطوط بھی نظم کی صورت میں لکھتے تھے جس میں بے تکلفی ہوتی تھی، طبیعت میں جوش اور روانی بہت زیادہ تھی۔ فارسی، اردو، عربی، پنجابی میں بلا حیل و حجت نثر ہو یا نظم یہ طویل رکھتے تھے۔ ان کے اشعار گوہر آبدار کی طرح درختوں دکھائی دیتے تھے اور ان کا ایک ایک حرف نثر کی مانند ہوتا جن میں معنویت دریا ئے نا پیدا کنار لیے ہوئے تھی۔¹

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا مقصد اللہ رب العزت کی اطاعت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی کو بنایا تھا ان کی زندگی کا مقصد ہی یہ تھا آپ نے فرمایا کہ :

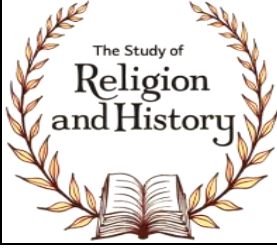
دو ہیں جہاںیں آسرا میں عاجز داتوں

شرم سچے اس نام داپاک محمد توں²

یعنی دونوں جہانوں میں میرے جیسے عاجز بندے کو تیرا ہی سہارا ہے اور اس سچے نام کی شرم ہے اے پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپ ہی ہیں۔ میاں محمد بخش کی تصانیف کافی زیادہ ہیں، ان میں مشہور و معروف سیف الملوک جو مثنویوں پر مشتمل ہے اس کے علاوہ تحفہ میراں، کرامات حضرت غوث الاعظم پر مشتمل نثری و شعری کتاب ہے۔ تحفہ رسولیہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر مشتمل ایمان افروز کتاب ہے۔ ہدایت المسلمین عام مسلمانوں کے لیے اسلامی اور اخلاقی اشعار پر مبنی ہے۔ گلزار فقیر، نیرنگ عشق، سخی خواص خان، مرزا صاحبان، سہ حرنی، سسی پنوں، سوہنی مہینوال، قصہ شیخ صنعان، نیرنگ شاہ منصور، تذکرہ مقیمی، پنج گنج یہ ساری کتابیں حکمت و معرفت، عشق مجازی سے

1. محمد بخش، میاں، مترجم: میاں، ظفر مقبول، سیف الملوک (لاہور: شیخ محمد اشیر اینڈ سنز سن (ن) 86 ص 986

2. محمد بخش، میاں، سوہنی مہینوال (لاہور: سن (ن) 5 ص 5



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

عشق حقیقی، روایتی قصہ سے روحانیت، لوک داستانیں، معروف عشقیہ داستان، توبہ و روحانی انقلاب، وحدت الوجود، ہم عصر صوفیاء اور بزرگوں کا تذکرہ۔ مختلف سہ حرفیاں محبت الہی اور ترک دنیا کے موضوعات پر مشتمل ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کچھ ایسی تصانیف بھی ہیں جو زمانے کے ناسازگار حالات کی وجہ سے محفوظ نہیں رہ سکیں۔ میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک 78 سال یا 80 سال کی عمر میں ہوا دونوں روایات ملتی ہیں۔ ڈاکٹر محمد اقبال احمد نے لکھا ہے کہ:

"1880ء میں بھائی میاں بہاول بخش کے انتقال کے بعد آپ نے دربار کی سربراہی سنبھالی اور تمام عمر کھڑی شریف میں گزار دی

21 جنوری 1960ء کو

آپ کا وصال ہوا اور آپ کو مزار پیرے شاہ غازی کے احاطے میں دفن کیا گیا۔"¹

مولوی فقیر محمد جہلمی نے آپ کی وفات کے متعلق لکھا ہے کہ:

"حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ 21 جنوری کی رات دو بجے دار فناء سے دار بقاء کی طرف سدھار گئے بدھ کے روز حج سے ایک دن پہلے آپ کا جنازہ ہزاروں لوگوں کی معیت میں پڑھا گیا مقبرہ پیرا شاہ غازی کے دروازے کے باہر جنوبی طرف جہاں آپ نے قبر بنوار کھی تھی صندوق مبارک دفن کیا گیا"²

عقائد و ایمانیات

میاں محمد بخش نے مسلمانوں کی اصلاح اور ان کو بہترین معاشرتی زندگی گزارنے کے لیے ایمانیات، عبادات و اخلاقیات کی طرف متوجہ کیا آپ نے اپنی شاعری کے ذریعے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تعلیم بھی دی، آپ سچے مسلمان اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے، آپ کی شاعری میں قرآن اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات نظر آتی ہیں۔ ناصحانہ انداز میں عوام کو حقوق اللہ کی طرف مائل کیا عقیدہ توحید و عقیدہ رسالت یعنی عقائد اسلام اور ارکان اسلام سمجھائے اور ان پر عمل کرنے کی بھی تلقین کی۔ قرآن، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، اولیاء کرام، تابعین، تبع تابعین، خلفائے راشدین، اہل بیت اور عبادات معمولات کا تذکرہ بھی کیا آپ اس انداز سے شعر کہا کرتے تھے کہ ہر انسان سمجھتا تھا گویا یہ شاعری اسی کے لیے کی گئی ہے روحانیت کے ساتھ ساتھ اخلاقیات کا درس بھی دیا، ایمان کو مومن کی قیمتی متاع قرار دیا کیونکہ

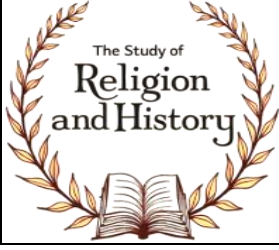
ہر مذہب نے ایمانیات کو سب سے پہلا درجہ دیا ہے۔ ارشاد بانی ہے کہ:

﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ﴾³

1 - محمد اقبال، ڈاکٹر، میاں محمد بخش حیات فکر اور شاعری (مظفر آباد: مطبوعہ یونیورسٹی آف آزاد جموں و کشمیر 2015ء) ص 70

2 - سراج الاخبار (جہلم: 29 جنوری 1907ء) ص 4

3 - البقرہ: 177



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

ترجمہ: "نیکی صرف یہ نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق اور مغرب کی طرف کر لو بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر یقین رکھے اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور آسمانی کتابوں پر اور نبیوں پر"

اس آیت مبارکہ میں اللہ رب العزت نے ایمانیات کے بارے میں وضاحت سے بیان کر دیا ہے اللہ ایک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ عقیدہ توحید ہی ایمانیات کی اصل ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے فرمایا کہ:

﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا﴾¹

ترجمہ: "اور اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ"

قرآن حکیم کی بے شمار آیات عقیدہ توحید کی تلقین کرتی ہیں سورۃ اخلاص مکمل طور پر توحیدی صورت ہے۔ فلسفہ توحید کے مصنف لکھتے ہیں کہ:

"ہر الہامی مذہب اور دین کا بنیادی عقیدہ خدا کی ہستی پر ایمان ہے اور موجود

خالق کا یقین ہے یہ عقیدہ ہر دین کی عمارت کی بنیادی اینٹ ہے اور آسمانی مذہب کا مرکزی نقطہ ہے اسی بنیاد پر مذہب کی عمارت قائم ہوئی ہے اور اسی نقطہ نظر سے دینی خطوط نکلتے ہیں"²

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کے دلوں میں عقیدہ توحید کو اپنی شاعری کے ذریعے راسخ کرنے کی کوشش کی کیونکہ وہ دنیا والوں کو اللہ کے آگے جھکنا سکھانا چاہتے تھے تاکہ ان کی آخرت بھی بہترین ہو سکے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انبیاء کی بعثت کا تذکرہ کرتے ہوئے اس بات کی وضاحت کی کہ اس کا مقصد یہ تھا ان کی اطاعت کی جائے کیونکہ اسلام میں تمام نبیوں پر ایمان لانا ضروری ہے کسی ایک کا بھی انکار کرنے سے انسان کفر کے درجے تک پہنچ جاتا ہے اور ان کی اطاعت اللہ ہی کے حکم سے کرنی چاہیے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾³

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر ایمان نامکمل ہے پیغمبر کی اطاعت اپنے قول و فعل کے ساتھ ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر اللہ کی محبت اور اطاعت نصیب نہیں ہو سکتی۔ خواجہ نصیر الدین دہلوی نے فرمایا کہ:

"متابعت پیغمبر ضروری ہے قولاً وفعلاً و اراداً تا اس لیے کہ محبت خدا بے متابعت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیب نہیں ہو سکتی"⁴

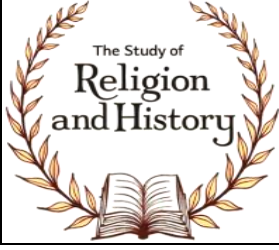
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے بغیر انسان گمراہ ہو جاتا ہے اور غلط راستے پر چل پڑتا ہے دنیا اور آخرت کی کامیابی کا راز ہی اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں آخری نبی بنا کر بھیجا ہے جس پر قرآن حکیم کی آیات اور احادیث نبویہ صلی

1 - النساء: 36

2 - کٹر پالوی، طالب، حسین، مولانا، فلسفہ توحید (لاہور: جعفریہ دارالتلیغ 1990ء) ص 168

3 - النساء: 80

4 - مسیح اللہ، شریعت و تصوف (لاہور: ادارہ تالیفات و شمس 2004ء) ص 190



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

اللہ علیہ وسلم بھی گواہ ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا یا آپ کے آخری نبی ہونے کا انکار کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان کیا ہے کہ:

اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ باجہ شریکوں

واشہدان نبی محمد پیغمبر نزدیکوں

یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لا شریک ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سچے نبی ہیں اور انتہائی نزدیک ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے۔

جو کوئی تابعداری کر سی مقبول ہووے گا

جو منکر اس پاک جنابوں سو مقبول ہووے گا¹

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا ہی مقبول اور منظور نظر ہو گا منکر کافر ہو گا اور قتل ہو گا اس کی دنیاوی اور اخروی دونوں زندگیاں تباہ و برباد ہو جائیں گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے ساتھ مشروط کر دیا ہے، فرمایا کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مفہوم ہے کہ:

((ان رسول اللہ قال لا یومن احد کم حتی اکون احب الیہ من ولده و والده والناس اجمعین))²

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اطاعت کے ساتھ ساتھ شفاعت کے عقیدے کو بھی بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اس امت کے والی ہیں اور شفاعت کرنے والے ہیں۔

واہ کریم امت دا والی مہر شفاعت کردا

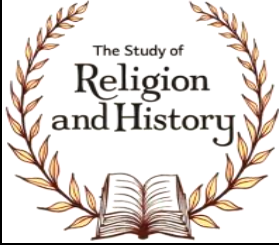
جبرائیل جیسے جس چاکر نیماں داسر کردا³

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کل قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کریں گے اور جبرائیل جیسے اللہ کے مقرب فرشتے بھی آپ کے خادم ہیں، ہم گنہگار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے ذریعے ہی بخشے جائیں گے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس دنیا میں یتیم پیدا کیا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی نے یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھا آپ کی ہستی شفیع اور کریم ہستی ہے اللہ رب العزت آپ

¹ - محمد بخش، میاں، سیف الملوک مترجم: میاں ظفر مقبول (لاہور: شیخ محمد بشیر اینڈ سنز سن) ص 975

² - قشیری، مسلم بن حجاج، الصحیح المسلم، کتاب الایمان، باب وجوب محبت الرسول (بیروت لبنان: دارالاحیاء التراث العربی، 875) ص 67 رقم الحدیث 94

³ . محمد بخش، میاں، سیف الملوک ص 16



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود عطا کریں گے اللہ تعالیٰ نے تو پوری کائنات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہی پیدا کیا تھا آپ کو آخری نبی بنا کر بھیجا گیا اور آپ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن حکیم بھی آخری الہامی کتاب ہونے کا شرف رکھتی ہے جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ رب العزت نے خود لیا ہے۔ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ ختم نبوت کا ذکر میاں محمد بخش نے ان الفاظ میں کیا ہے کہ:

احمد مرسل ختم نبیاں دو جگ دی جس شاہی صلی اللہ علیہ وسلم ہوگ حبیب الہی¹

احمد مرسل اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دونوں جہانوں میں اللہ تعالیٰ انہیں بادشاہی عطا کرے گا کروڑوں درود و سلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اللہ کے حبیب ہیں میاں محمد بخش نے اپنی شاعری کے ذریعے عوام الناس کو اللہ کے حقوق اور حقوق العباد کی طرف مائل کیا روحانی اور

اخلاقی اصلاح کی، اللہ کی قربت پانے کے لیے اور معاشرتی زندگی کو بہتر زندگی بنانے کے لیے قرآن اور حدیث کی تعلیم حاصل کرنے کی طرف مائل کیا

شریعت اسلامیہ کی پیروی

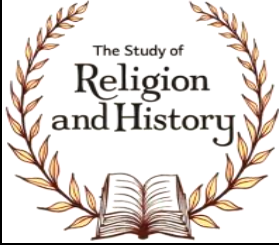
میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں میں شاعری کے ذریعے روحانی بیداری پیدا کی اور انہیں شریعت اسلامیہ کی طرف مائل کیا کیونکہ اس کے بغیر وہ نجات نہیں سمجھتے تھے اور اللہ رب العزت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے لیے رہنما اور قیامت تک کے لیے نبی بنا کر بھیجا ہے آپ بہترین اصلاحی اور اسلامی معاشرہ دیکھنے کے خواہاں تھے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے کہ:

□ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ: "مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالتَّوَّافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَيَبْصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لِأَعْطَيْتُهُ، □ 2

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ فرض نمازیں ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں۔

1 - محمد بخش، میاں، سیف الملوک، ص 662

2 - بخاری، محمد بن اسماعیل، امام الصحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع (بیروت: دارالعلوم الفکر 1981ء) ج 3، ص 527



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

انسان جب نوافل کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کر لیتا ہے جو چیز بھی اللہ سے مانگتا ہے اللہ اسے عطا کر دیتا ہے اور اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہے اسی لیے میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ نے دنیا اور اس کی ہر چیز کو حقارت کی نظر سے دیکھا ہے اور اس کی بے ثباتی عوام الناس کو سمجھائی ہے کہ اس میں بالکل دل نہ لگائیں کیونکہ ایک نہ ایک دن یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا سارا جہان ختم ہونے والا ہے کسی چیز نے بھی یا کسی انسان نے بھی ساتھ نہیں نبھانا کیونکہ ہر انسان یہاں پر مسافر کی حیثیت رکھتا ہے آپ نے فرمایا کہ:

بے وفائی کم تساڈا ہر پال لوک و فائی
بے قدر راں دی الفت مندی نیچاں دی شنائی

نیچاں دی آشنائی کو لوں پھل کسے نہیں پایا
مکرتے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا¹

ان اشعار میں میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ نے مسلمانوں کو سچی محبت اور وفا کے متعلق بتایا ہے کہ وہ صرف اور صرف انسان اللہ ہی سے حاصل کر سکتا ہے اور تمام وفائیں اللہ ہی کے لیے ہیں اس لیے دنیا کے دھوکے اس کی رنگینوں اس کی چمک دمک سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے اگر ایسا ہو گیا تو روحانی سفر نامہ مکمل ہو جائے گا۔ اس بے وفادنی سے ہر صورت میں بچنا چاہیے خدا شناسی اور باطنی ترقی کی طرف رجوع کرنا لازمی امر ہے آپ کا خیال تھا عقلمند لوگ دنیا سے دل نہیں لگاتے کیونکہ یہ ایک دائمی حقیقت ہے کہ جس نے اس دنیا میں آنا ہے اس نے اللہ کے پاس واپس بھی جانا ہے کیونکہ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے آپ نے فرمایا کہ:

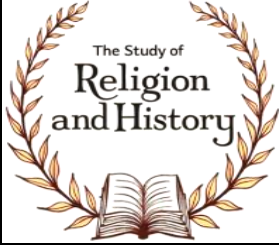
ننگیں پیریں گئے بدلیسی خاک رلے سب مر کے

کہو کیہ مان محمد بخشار ہو نماںاں ڈر کے²

فرمایا کیسے کیسے لوگ جو اس دنیا سے اگلی دنیا میں چلے گئے یعنی پردیس کی طرف اور مرنے کے بعد خاک میں مل چکے ہیں تو اے محمد اس دنیا کی زندگی پر کوئی بھروسہ نہیں اور نہ ہی اس پہ غرور اور تکبر کرنا چاہیے، عاجز اور بے بس ڈر ڈر کے اس زندگی کو گزارنا چاہیے۔ اسی لیے آپ نے شریعت اسلامیہ کی پیروی کی دعوت دی ہے۔ اسلام رہبانیت کی تعلیم نہیں دیتا اور نہ ہی ترک دنیا کی تعلیم دیتا ہے دنیا میں رہ کر اللہ کے قانون کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی تعلیم دیتا ہے دنیا ایک ناپائیدار حقیقت ہے اس سے دل نہیں لگانا چاہیے انسان کے دل سے دنیا کی محبت نکلنے کے بعد ہی خدا کی محبت دل میں جگہ بنتی ہے آپ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ:

¹ - محمد بخش، میاں، سیف الملوک ص 120

² - محمد بخش، میاں، سیف الملوک، ص 947



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

دانش منداں داکم ناہیں دنیا تے دل لانا

اس ووہٹی لکھ خاوند کیتے جو کیتا سو کھانا¹

ان اشعار میں آپ نے فرمایا کہ اس دنیا سے دل لگانا عقلمندوں کا کام بالکل نہیں ہے کیونکہ یہ ایک ایسی دلہن ہے جو اپنے بہت سے خاوند کرتی ہے اور پھر خاوند بدلتی رہتی ہے اور اپنے خاوندوں کو خود ہی کھا جاتی ہے۔ دنیا ایک حقیر چیز ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں دنیا کے پیچھے بھاگنے والوں کو مردار اور دنیا کے کتے قرار دیا گیا ہے۔ ترک دنیا کی تعلیم اسلام میں نہیں ہے بلکہ برائیوں کے خلاف جہاد کی تعلیم دیتا ہے اور حقوق العباد پر بھی زور دیا ہے دنیا کی عارضی زندگی کی تمام نعمتیں بھی عارضی ہیں دنیا کی زندگی ایک مسافر کی طرح گزارنی چاہیے لیکن ایسا کرنا ہم جیسے عام انسانوں کے لیے ممکن نہیں یہ وہی کر سکتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ چنتا ہے اگر انسان دنیا کی بے ثباتی کو سمجھ لیتا ہے کہ اسے تو چند روز میں ہی ختم ہو جانا ہے تو انسان مغرور اور متکبر نہیں ہوتا عاجز بن کر زندگی گزارتا ہے، اس میں حرص، طمع و لالچ سب ختم ہو جاتا ہے یہی انسانیت ہے وہ محبت اور

اخلاص کو فروغ دیتا ہے دنیاوی دولت سے بے تعلق ہو جاتا ہے آپ کے نزدیک دراصل دنیا کی حقیقت یہ ہے اس سے محبت اور لگاؤ رکھنا طرح طرح کی مصیبتوں اور غموں دنیاوی الجھنوں میں پڑنے کا سبب ہے یہی وجہ ہے کہ آپ نے شریعت اسلامیہ پر چلنے کی تلقین کی ہے تاکہ دنیاوی اور اخروی زندگی کو سنوارا جاسکے۔

فکر آخرت

میاں محمد بخش کی تعلیمات میں آخرت کی طرف رہنمائی بہت اچھے انداز سے ملتی ہے آپ نے اپنی شاعری میں قرآنی تعلیمات کو ہی پیش کیا ہے اور شروع میں ہی لوگوں کو اس طرف مائل کیا ہے کہ سارا کچھ دنیا کی زندگی کو ہی نہ سمجھے بلکہ اسے غنیمت جانیں، اپنی اور اپنی آخرت کو سنوارنے کی کوشش کریں، کہیں ایسا نہ ہو آپ کا وقت اس دنیا سے ختم ہو جائے پھر قیامت کے دن کے معاملات خطرناک ہو جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے زندگی اور موت کو آزمائش بنایا ہے ارشاد خداوندی ہے کہ:

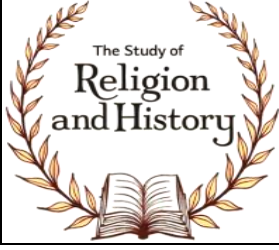
﴿الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيْكُمُ اَحْسَنُ عَمَلًا﴾²

(موت اور زندگی کو اس لیے پیدا فرمایا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے اعمال کرتا ہے اور کون برے)

میاں محمد بخش کی تعلیمات کا مقصد صرف اور صرف اسلام کو سمجھانا اور اللہ کی رضا کا حصول ہے یہی وجہ ہے کہ آپ نے لوگوں کو جو دعوت اسلام دی نچلے طبقے کے لوگ زیادہ تعداد میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے قیامت، حشر و نشر، قبر و غیرہ کے متعلق آپ کے دروس واضح ہیں تاکہ لوگ آخرت کو

¹ - محمد بخش، میاں، سیف الملوک، ص 947

² - الملک: 2



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

نہ بھولیں اور سجدہ اری کا ثبوت دے کر اپنی دنیا کی زندگی گزاریں، بلندیاں انہیں کے مقدر ہوتی ہیں جو شریعت اسلامیہ پر عمل کریں دنیا کی زندگی کا سورج بہت جلد غروب ہو جائے گا اور ہم ہاتھ ملتے رہ جائیں گے آپ نے فرمایا کہ:

پیننگاں بہت بار ہے نہیں میاں ترت زمین تے جھڑیاں

کڑیاں فیرنہ مڑیاں پیکے ساہوریاں چھک کھڑیاں

موتی کد ملے مڑسپاں ون پئے وچ لڑیاں

ڈگیاں پھلیاں خاکوں رلیاں پھر رکھیں کد چڑھیاں¹

آپ نے فرمایا کہ بلندی پر جانے والی آنکھیں ٹوٹ کر زمین پر آجاتی ہیں لیکن جن لڑکیوں کی شادیاں ہو چکی ہوتی ہیں وہ کبھی بھی دوبارہ میکے واپس نہیں آئیں گی آپ نے اس سے یہ مراد لی ہے کہ فکر آخرت کرنی چاہیے۔ جو اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے وہ دوبارہ کبھی بھی واپس نہیں آتا، آخرت ہی دائمی حیات ہے دائمی حیات کو مد نظر رکھنا ہی اصل کامیابی ہے۔ قصہ سیف الملوک کے حوالے سے آپ نے عاصم بن صفوان کی وفات کے بعد جب اسے مٹی تلے دفن کر دیا جاتا ہے اس مقام پر بھی آپ نے دنیا کو عارضی فائدہ اور کچے گھر سے تشبیہ دی ہے اور آخرت کو پکا گھر قرار دیا ہے آپ نے فرمایا کہ:

ذکر شہادت کلمے پڑھد انخوشیاں نال مراداں

عاصم شاہ پکے گھر ٹریا چھڑکپیاں بنیاداں²

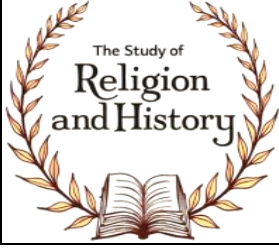
عاصم شاہ خوشیوں کے ساتھ اور بڑی مرادوں بھرے ہوئے دل کے ساتھ کلمہ شہادت کا ورد کیا کرتا تھا، اس نے دنیا کی کچی بنیادوں کو خیر باد کہہ دیا ہے وہ اپنے پکے گھر کی طرف بڑھ رہا ہے۔ میاں محمد بخش کی تعلیمات میں آخرت، حشر، نشر اور قیامت کا ذکر ملتا ہے ان کے خیال میں انسان جب مادیت پرستی کا شکار ہوتا ہے تو آخرت کو بھول جاتا ہے اس لیے صرف آخرت کی ہی فکر کرنی چاہیے فکر آخرت سے دنیا کے معاملات بھی حل ہوتے ہیں۔ دوام صرف آخرت کو حاصل ہے جس کی فکر سے دنیاوی ترقی ہوتی ہے اور معاملات کبھی خراب نہیں ہوتے کیونکہ دنیا کے بہکاوے میں آنے والا انسان ہی تباہ و برباد ہوتا ہے۔

اس کے متعلق فرید عطا نے فرمایا:

اے پسر از آخرت مباش

¹ - محمد بخش، میاں، سیف الملوک، ص 42

² - محمد بخش، میاں، سیف الملوک (لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ) ص 611



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

بامتاع این جہاں خوش دل مباش

ذریلیات جہاں صبا دباش

گاہ نعمت شاکر جبار باش¹

اس میں بھی بتایا گیا ہے دنیا کی عارضی زندگی کی وجہ سے اخروی زندگی سے غافل نہیں ہونا چاہیے اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ تو اصل ہے آپ نے اپنے زمانے کے رسم و رواجوں کو مد نظر رکھتے ہوئے شاعری کے ذریعے عقیدہ توحید، عقیدہ رسالت اور عقیدہ آخرت کی طرف لوگوں کو مائل کیا یعنی خالق حقیقی کی طرف جانے کا گر سکھایا۔ آپ نے فکر کی تعلیم بھی دی ہے ابو نصر سراج فقر کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

"فقر آزمائشوں کا ایک سمندر ہے جن میں سے ہر آزمائش پر عزت ملتی ہے اور جس فقیر کے فکر میں ورع و تقویٰ شامل نہیں ہوتا وہ لاعلمی ہی میں حرام کھاتا جائے گا"²

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ:

وادی فقر فنا دے اندر اگلی منزل آئی

فقر فنا اندر چپ بہتر گل نہ جانندی بائی

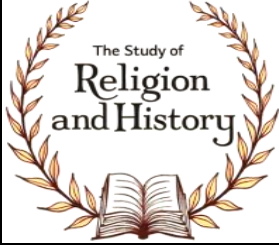
اس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فقر کی وادی کی اگلی منزل فقر و فنا کی آتی ہے یہ ایسی منزل ہے جہاں خاموشی ہی بہتر رہتی ہے کیوں کہ ایسے مقام پر کوئی بھی بات نہیں کی جاسکتی جہاں پہنچ کر انسان بہرہ گو نگا اور دیوانہ ہو جاتا ہے۔ فقر اپنے اندر دنیا کی تمام چیزوں کو چھپا لیتا ہے جن میں پتھر، ریت اور درخت بھی شامل ہیں اسے دنیا کی کسی چیز کی محبت نہیں رہتی اس کا حال ظاہری نظروں سے غائب ہو جاتا ہے۔

تزکیہ نفس

دین اسلام چونکہ قیامت تک رہنے کے لیے آیا ہے اور اس کی تعلیمات بھی آفاقی تعلیمات ہیں صوفیاء کرام نے مسلمانوں کا تزکیہ نفس کیا اور انہیں روحانیت کی طرف توجہ دلائی۔ صوفیاء کرام کے طبقے نے افراد معاشرہ کو روحانیت کی طرف متوجہ کر کے ان کی اصلاح کی۔ انہوں نے خود بھی اپنا دامن مادیت سے بچایا اور نفس کے ساتھ مجاہدہ کیا اور خود کو اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور جہنم کی آگ سے بچایا۔ ان کی تعلیم یہی تھی کہ تزکیہ نفس اور باطن کی اصلاح کے ذریعے نفسیاتی اور روحانی بیماریوں اور آلائشوں کو دور کر کے اپنے دل کی دنیا کو روحانیت سے

1. تھانوی، اشرف علی، مولانا، حکیم الامت، دنیا اور آخرت (لاہور: مکتبہ العربیہ 1985ء) ص 111

2. الطوسی، عبداللہسن، نصر، سراج، مترجم: شاہ محمد چشتی، کتاب اللعین فی التصوف (لاہور: تصوف فاؤنڈیشن 2008ء) ص 366



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

آباد کرنا۔¹

یہی وجہ ہے کہ میاں محمد بخش نے مسلمانوں کو بتایا کہ اگر ان کا دل دنیاوی خواہشات سے پاک ہو گا تو ہی وہ حقیقی روحانی مقام حاصل کر سکیں گے انہیں خوف خدا کا احساس ہو گا وہ گناہوں سے بچیں گے آپ نے اپنے اشعار میں مسلمانوں کو تزکیہ نفس اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم دی فرمایا کہ

چوں آتش باہروں خاکی دسدے حالوں خستے
جے ہک نعرہ کرن محمد ڈھین پہاڑ شکستوں
جے ہک آہ درد دی ہارن ہوند الملک ویرانی
کوہ قافاں دے سبزے سڑدے ندیں رہے نہ پانی
داؤونگ پھرن سب ملکیں ہر گز نظر نہ آون
چپ رہن کستوری وانگن فرخو شبود ہماون

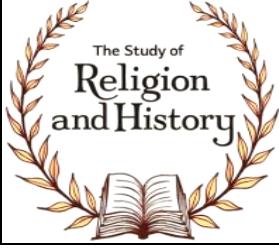
راتیں زاری کر کر روون نیندا کہیں دی دھوندے

فجرے اوگنہار کہاون ہر تھیں نیوس ہوندے²

آپ نے انسان کی اندرونی اور بیرونی حالت میں فرق بیان کیا ہے انسان دیکھنے میں کمزور لگتا ہے لیکن اس کے اندر نبی اکرم ﷺ کے عشق کی چنگاری بھڑک رہی ہوتی ہے اور وہ مٹی کا پتلا دراصل سچا عاشق نبی اکرم ﷺ کا نعرہ بلند کر رہا ہوتا ہے، جس سے پہاڑ بھی لرز جاتے ہیں اس شدت سے روحانیت اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ پہاڑوں کو لرزانے اور ندیوں کو خشک کرنے کی بھی صلاحیت رکھتی ہے ایسے ہی لوگ دنیا سے غائب رہتے ہیں ان کا باطن پاکیزہ ہوتا ہے اور خوشبوؤں میں بسا رہتا ہے جو روحانیت کی ترقی کی دلیل ہے۔ ایسے لوگ اللہ کی عبادت راتوں کو کرتے اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہتے ہیں اور فجر کے وقت اپنی عاجزی کا اظہار کرنے میں لگ جاتے ہیں۔ یہی وہ نفس کا تزکیہ ہے جسے میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے پیش کیا کیونکہ محبت الہی اور اس کے رسول ﷺ ہی بقائے حیات ہیں آپ نے عشق حقیقی کے فلسفے کو بیان کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول کی محبت کا پرچار کیا، شان رسالت ﷺ کو اپنی تحریری سرگرمیوں کا اوڑھنا بچھونا بنایا اور تمام مخلوقات کے دلوں میں تزکیہ نفس کے ذریعے عظمت رسول ﷺ کو آراستہ کرنے کی کوشش کی اور بتایا کہ دنیا اور آخرت کی کامیابی تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی مضمر ہے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر طاہر القادری نے مراحل آخرت میں لکھا ہے کہ:

¹ - یوسف، القرضاوی، ڈاکٹر، مترجم: سید اصغر، فلاحی فتاویٰ (لاہور: دارالانوار 2005ء)، ج 1، ص 354-356

² محمد بخش، میاں، سیف الملوک، ص 31



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

"امت مسلمہ کی ناکامی اور بدبختی و بربادی کی بڑی وجہ عشق رسول □ کے اظہار کے جذبہ میں سستی ہے جب کہ امت کی بقائے حیات کے لیے یہ جذبہ لازمی امر ہے"¹

تزکیہ نفس کو اس لیے بھی ضروری قرار دیا کہ اگر انسان نفسانی خواہشات پالتا ہے تو وہ بدنیت ہو جاتا ہے اور ہرگز سچا نہیں ہو سکتا ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ:

حس مجازی شہوت بازی جس اندر روج ہندی

ہر اک صورت اجلی تک کے پٹی طبیعت بھندی

جس سر سر عشق داوتھے شہوت مول نہ و سدی

جس دل حب سخن دی اس وچ حب نہیں ہر کس دی²

اگر انسان کے دل میں نفسانی خواہشات ہوں تو دنیا کی ہر چیز کو دیکھ کر اس کی نیت میں فتور آجاتا ہے ایسا انسان ہرگز سچا نہیں ہو سکتا اور جس دل میں راز عشق پوشیدہ ہو وہاں نفسانی خواہشات کے امکانات ختم ہو جاتے ہیں اور جس دل میں اپنے محبوب کی محبت ہوتی ہے ایسا دل کسی دوسرے کی محبت نہیں رکھ سکتا اس لیے نفسانی خواہشات کے پیچھے بھاگنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ آپ کا مقصد لوگوں میں روحانیت کو فروغ دینا اور تزکیہ نفس کے ذریعے افراد معاشرہ کی اصلاح کرنا تھا، انہوں نے روحانیت میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے لیے استاد کا ہونا بھی ضروری قرار دیا آپ نے فرمایا کہ:

استاد بابجوں نابیں کسب آوے پھڑاں پیر استاد کمال کوئی

ہتھوں او س دیوں فقر لباس پہناں ہووے جھوٹ ناہیں میر احال کوئی

د سے فقر دی رمزیان منتر جادو سحر سبب وصال کوئی

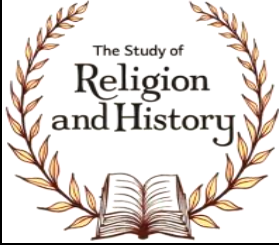
ہو روں ہو ر محمد ا کر ملناد سے یاردا حسن و جمال کوئی³

آپ نے استاد کے بارے میں ایسے نظریات کا اظہار کیا کہ اگر مرشد کامل اور استاد نہ ہو روحانیت کی منازل طے کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جس فقیر کا باطن پاک ہو اور وہ اللہ کی طرف جھکا ہو وہی روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوتا ہے کیونکہ ظاہری شہرت، جادو اور دنیا کے تمام ہتھکنڈے انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں لے کر جاتے جو مالک حقیقی ہے اس لیے رب عظیم کی رحمت کو تھا منا بہت ضروری ہے اور انسان کی تمام

1 - طاہر القادری، ڈاکٹر، مراحل آخرت (لاہور: ادارہ منہاج القرآن 2018ء) ص 212

2 - محمد بخش، میاں، سعید العشق، سیف الملوک بدائع الجمال (لاہور: تجویری بک سٹال سن) ص 247، 248

3 - چشتی، محمد توصیف حیدر، موضوعاتی کلام میاں محمد بخش (فیصل آباد: کتب خانہ جنگ بازار 2013ء) ص 150



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

منازل اور مرادیں یار حقیقی کا جمال و قرب اور دیدار ہے۔ انسان عاجزی کے ساتھ استاد یعنی مرشد کامل کا قرب حاصل کر کے ہی اعلیٰ مقام حاصل کر سکتا ہے۔

مقصد زندگی

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ دنیا کو مومن کے لیے قید خانہ قرار دیتے تھے اور کافر کے لیے جنت آپ نے سسی بنوں کا جو قصہ بیان کیا ہے اس میں بھی مسلمانوں کو سمجھانے کے لیے کوئی نہ کوئی آیت یا حدیث کا حوالہ ضرور دیا ہے مثلاً آپ نے فرمایا کہ:

ہمیں اقرار نہ سٹیے ہارن کم گواراں تے کوڑیاں

لا پریت نہ نیت و نائیں جاں کچ لہے سرداراں لئیں بہاراں

واو فوالعہدان العہد کان مسنولا یار لیبے پرساراں پرت مہاراں

واو فوالعہدی اوف بعہد کم پال دیں تکراراں توڑ سنگاراں¹

ان اشعار میں میاں محمد بخش نے فرمایا ہے کہ ہار ماننا جھوٹے لوگوں کا کام ہے سسی سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ تم ہار نہ ماننا اور پیار کرنے کے بعد اپنی نیت کو ہرگز نہ بدلنا کیونکہ جب کچھ ہوتا ہے تب ہی بہاریں آتی ہیں۔ میاں محمد بخش نے یہاں پر وعدے کے بارے میں بات کی ہے کہ وعدہ ضرور پورا کیا کرو ورنہ اس کے بارے میں سوال ہونے والا ہے تم بھی وعدہ پورا کرو اور یہ سارے کا سارا بناؤ سنگار ترک کر دو، وعدہ پورا کرنا عبادات اور حقوق العباد میں شامل ہے۔ آپ کی شاعری میں ایمانیات کے بعد عبادات کا درجہ ہے۔ شریعت محمدیہ □ میں عبادات سے مراد ارکان اسلامیہ کو سنت رسول □ کے مطابق سرانجام دینا اور نیت میں خلوص رکھنا شامل ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا ہے کہ:

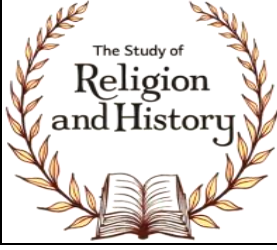
﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾²

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں نفسا نفسی کے اس دور میں اللہ تعالیٰ ہی سے تعلق جوڑنے میں عافیت اور فلاح کاراز مضمحل ہے ذہنی سکون بھی اسی سے ملتا ہے۔ میاں محمد بخش نے جو بھی کلام لکھنا شروع کیا اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف حمد لکھی اور مسلمانوں کو عبادت کی نصیحت کی اپنی شاعری میں بتایا کہ کائنات کی ہر چیز اللہ رب العزت کی عبادت کرتی ہے اور انسان کی زندگی کا مقصد بھی یہی ہے کہ وہ اپنے رب کو راضی کرے آپ نے فرمایا کہ:

یاد رہے دا صواد جنہاں نوں بن یادوں گھٹ کئدے

¹ - محمد بخش، میاں، تحقیق و تالیف: ڈاکٹر میاں ظفر مقبول، سسی بنوں و سہ حرانی (لاہور: بزم مولا شاہ 2012ء) ص 60

² - الذاریات: 56



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

جیجھوں رت سلونی لگدی پالذت وت چٹ دے¹

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں لذت محسوس کرتے ہیں ان کا وقت ذکر کے بغیر بہت کم گزرتا ہے انہیں اپنا خون بھی چٹپٹا لگتا ہے اور اسے مزے لے لے کر چاٹتے ہیں آپ نے مسلمانوں کو عبادت کی طرف مائل کرنے کے لیے اپنی شاعری میں ناصحانہ انداز اختیار کیا۔ آپ نے بتایا کائنات کی ہر چیز اللہ رب العزت کا ذکر کرتی ہے، آپ نے درختوں کی چوٹیوں پر بیٹھے بھنوروں کو ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ روزہ داروں کی طرح زبان سے ذکر میں مشغول تھے آپ نے ہر جاندار کو ذکر میں مشغول بتایا شاعری میں ایمانیات اور عبادت سے لے کر انسانی اعمال و افعال کی بھی نشاندہی کی۔

اخلاقی اقدار

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اخلاقیات کو معاشرے کے لیے ایک متحرک شے قرار دیا ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق دین اور دنیا کو دو الگ خانوں میں تقسیم نہیں کیا، معاشرے میں انفرادی شعور کے ساتھ ساتھ اجتماعی اخلاقی شعور بھی ہونا چاہیے، روحانیت میں اخلاقی مسائل کا حل پوشیدہ ہے۔ آپ نے اجتماعی بھلائی کی طرف توجہ دلائی، زکوٰۃ کے متعلق فرمایا اس سے دولت گردش میں رہتی ہے۔ رزق حلال کو ترجیح دی اور خرچ کرنے میں بھی اعتدال اور میانہ روی کو پسندیدہ قرار دیا کیونکہ مال و دولت کے پیچھے بھاگنے سے انسان کی روحانیت تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔ فضول خرچی کو اخلاقی بیماری قرار دیا، دشمن سے اچھا سلوک کرنے کی تلقین کی اور اس سلسلے میں حضور ﷺ کی زندگی سے مثالیں دیں کہ فتح مکہ کے موقع پر آپ نے دشمنوں کے لیے عام معافی کا اعلان کر دیا تھا کسی انسان کا مذاق اڑانے کی ممانعت کر دی، دشمن کو بھی تکلیف میں دیکھ کر خوش نہیں بلکہ پریشان ہونا چاہیے اور اس کی مدد بھی کرنی چاہیے، نفرت، تکبر، انسانی ذلت، گھٹیا سوچ ان سب کو ناپسندیدہ قرار دیا اگر دشمن پر اس وقت برا وقت ہے توکل آپ پر بھی آسکتا ہے اس عالمگیر سچائی کے متعلق یوں اظہار کیا کہ:

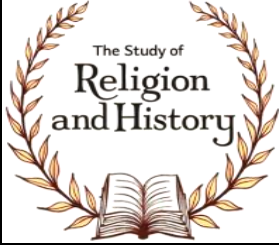
دشمن مرے تے خوشی نہ کرئیے سجنال وی مر جانا

ڈیگرتے دن گیا محمد اوڑک نوں ڈب جانا²

دشمن کی موت کی صورت میں اس کی خوشی منانے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اگر آج تم کسی کی موت پر خوش ہو گے تو کل تمہاری موت پر بھی لوگ خوش ہوں گے یعنی کسی کی مصیبت پر خوشی نہیں منانا چاہیے۔ جھوٹ ایک سماجی اور اخلاقی برائی ہے اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والے پر لعنت فرمائی ہے اور سچائی کو مسلمانوں اور مومنوں کی صفت قرار دیا ہے۔ جھوٹا انسان اپنی زندگی میں ناکامیوں کا سامنا کرتا ہے اور سچائی انسان کو کامیابی کی طرف لے

¹ - محمد بخش، میاں، سیف الملوک، مترجم: میاں ظفر مقبول، ص 922

² - اختر جعفری، سید، ڈاکٹر، حضرت میاں محمد بخش احوال و آثار، ص 122



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

جاتی ہے۔ حضور □ کی زندگی گواہ ہے اسلام سے پہلے بھی کفار مکہ حضور □ کو صادق اور امین کے لقب سے پکارتے تھے میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ:

کوڑے بندے رب نہ بھاون یمن زبان نہ رہندا
گل اونہاندی کوئی نہ منے سبھ جگ جھوٹا کہندا
بے اعتبار خوار جگت تے کوڑا لاون والا

کیہ لاچار کراں میں تیری جھوٹھ خوشامد لالہ¹

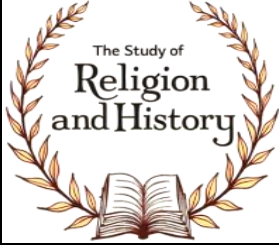
جھوٹ بولنے والا اللہ تعالیٰ کا ناپسندیدہ شخص ہے انسان کی زندگی اور اس کی زبان سے برکت ختم کرنے والا ہے، کوئی شخص جھوٹے کی بات ہرگز نہیں مانتا نہ اس کا کوئی مقام ہوتا ہے نہ عزت وہ ذلیل و رسوا ہوتا رہتا ہے۔ اے میرے بڑے بھائی تیری خوشامد بھلا کیا میں مجبور اور لاچار کروں گی جھوٹ کی آپ نے شدید مذمت کی اور آپ ایسی سچائی کو بھی سچائی قرار نہیں دیتے جو دوسروں کے ساتھ تعلقات کو خراب کرنے کا سبب بنے، سچائی انسان کی عزت بڑھانے میں مددگار ہوتی ہے۔ میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دوسرے کے ساتھ درگزر کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ معاف کرنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے، دوسروں کی مدد کرنے اور ان میں خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنے کا بھی حکم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام انسان برابر ہیں اور معاشرتی سطح پر رنگ و نسل، ذات پات میں کوئی فرق نہیں، ذات پات اور طبقات میں تقسیم انسان کے درمیان نفرت کا سبب بنتی ہے، کسی کو حقیر اور کمتر نہ سمجھا جائے اور نہ ہی کسی کی دل آزاری کی جائے آپ نے فرمایا کہ:

کون کہے نا جنس اینہاتوں اکے ما پوجائے
اکو ذات اینہاں دی توڑوں اگوں رنگ وٹائے
اک کالے اک سبز کبوتر اک چٹے بن آئے
چٹے کالے ملن محمد نہ بن بہن پرانے²

ایک والدین کے پیدا کیے ہوئے آگے جا کر رنگ بدل لیتے ہیں انہیں کوئی نا جنس نہیں کہہ سکتا وہ رنگ بدل کر کالے، سببز، سفید کبوتر بن کر آگئے اے محمد سفید اور سیاہ جب آپس میں ملتے ہیں تو ایک ہی ہو جاتے ہیں انہیں کوئی غیر نہیں کہتا۔ قرآن بھی فرماتا ہے کہ تمام انسانوں کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا گیا ہے بہترین انسان تقویٰ والا ہے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے ذریعے تمام مخلوق کا رشتہ جوڑا لوگ اپنے اپنے طریقوں سے الگ ہو گئے اب ہمیں انسانی معاشی اور سماجی مساوات پر عمل کرنا ہو گا۔ اسلام توکل کی تعلیم دیتا ہے، اسی طرح میاں محمد بخش نے بھی توکل کی تعلیم دی ہے لیکن توکل

1 - محمد بخش، میاں، مرتب: غلام رسول سعید، سیف الملوک (نظیر سنز اینڈ پبلشرز 2012ء) ص 287

2 - محمد بخش، میاں، سیف الملوک، ص 387



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

ظاہری اسباب کو چھوڑ دینے کا نام نہیں بلکہ محنت و مشقت اور مسلسل کوشش کرنے اور پھر اپنے معاملات کو اللہ کے حوالے کرنے کا نام ہے ایسا مومن جس کا آج کل سے بہتر نہ ہو اس کو میاں محمد بخش گھٹے میں سمجھتے ہیں۔

۱۔ مرد اہمت نہ ہارے مولے مت کوئی کہے نمر دا

ہمت نال لگے جس لوڑے پائے باجھ نہ مردا ¹

آپ نے مسلمانوں کو توکل، ہمت اور استقامت کا درس دیا ہے اور ہمت ہارنے والے شخص کو مردہ قرار دیا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں میں انفرادی اور اجتماعی شعور کو بیدار کرنے کے لیے قصہ سیف الملوک، قصہ سوہنی مہینوال، سسی پنوں اور رومانوی داستانیں لکھی ہیں لیکن ان میں روحانیت تصوف اور

اخلاقی و سماجی مسائل کا حل بھی پوشیدہ ہے۔

دولت کی غیر منصفانہ تقسیم

میاں محمد بخش نے دولت کی مساوی تقسیم کی تلقین کی ہے اور غیر منصفانہ تقسیم کی مخالفت کی ہے آپ نے فرمایا کہ:

۱۔ سورج دی اشیائیوں کیہ کجھ لدھانیلو فرنوں

اوائے روئے موئے چکور محمد سارنہ یار قمرنوں ²

آپ نے ایک آفاقی پیغام کے ذریعے سمجھایا ہے کہ اللہ کے احکامات کے مطابق زندگی بسر کرو گے اس کے حرام کردہ ذرائع سے بچو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں حلال طریقے سے رزق دیں گے۔ انسان حرام طریقے سے دنیا کے پیچھے پڑا رہے جو بے وفا اور مردار ہے۔ حمید اللہ ہاشمی نے لکھا ہے کہ:

"سورج کی آشنائی اور رفاقت نیلو فر کے پھول کے لیے بے وفا ہے ان کو علم نہیں کہ کنول کا پھول اس سے کتنی محبت کرتا ہے اور اس کو کوئی بھی اس کی محبت کی فکر نہیں" ³

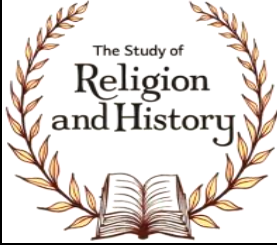
ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم حلال و حرام کو سمجھیں اللہ تعالیٰ نے معیشت کو لوگوں کے درمیان تقسیم کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو قرآن حکیم اور

نبی اکرم ﷺ نے حدیث نبوی میں یہ یقین دلایا ہے اگر تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمانبردار بن کے اپنی زندگی گزارو گے تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے خود اللہ رب العزت سے سلام کریں گے۔

1 - محمد بخش، میاں، سیف الملوک سے بادشاہی بحتر (لاہور: فرید بکسٹال سن) ص 412

2 فقیر محمد، فقیر، سیف الملوک (لاہور: مکتبہ الفیصل 1961ء) ص 41

3 ہاشمی، حمید اللہ، پرو فیسر، میاں محمد بخش (لاہور: مکتبہ جدید پریس 2013ء) ص 121



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

عاجزی و انکساری معراج انسانیت

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ غرور و تکبر کو ناپسند کرتے ہیں آپ ایک عاجز اور متواضع انسان تھے، درویشانہ زندگی گزار رہے تھے آپ نے اپنی کتاب سیف الملوک میں عاجزی کو انسان کا بہترین ہنر قرار دیا ہے۔ خلوص و محبت اور عاجزی سے ہی انسان کی شان ہے، میاں صاحب نے مومن کی پناہ گاہ عاجزی کو قرار دیا ہے اور خود کو تندر دھن انسان کہا ہے آپ نے فرمایا کہ:

میں پاپی شرمندہ جھوٹا بھریاناں گناہاں

ہو آس تباؤں دردی نہ کوئی ہو رپناہاں

میں انہاتے تملکن رستہ کیونکہ رہے سنبھالا

دھکے دیوں والے بہتے توں ہتھ پکڑن والا¹

اے اللہ میں گناہوں سے بھرا ہوا ہوں اور آپ کا بہت بڑا مجرم ہوں جھوٹا ہوں لیکن پھر بھی آپ کے در کی مجھے امید ہے مجھے آپ کے علاوہ کہیں پناہ کی امید نہیں مجھے نظر بھی نہیں آتا اندھا ہوں سارا راستہ پھسلن ہی پھسلن ہے میرے لیے خود کو سنبھالنا بہت مشکل کام ہے کیونکہ مجھے کوئی پکڑنے والا نظر نہیں آتا اور دھکے دینے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے کوئی مجھے سہارا نہیں دیتا آپ نے ساری دنیا کو اپنے سے بہتر سمجھا کسی کو حقیر نہیں سمجھا اور یہی تعلیم اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کو دی آپ نے فرمایا کہ:

میرے نالوں ہر کوئی بہتر میں ہی شیخ ایاناں

تھوڑا بہتا شعر و سخن دا گھانا وادھا جاناں²

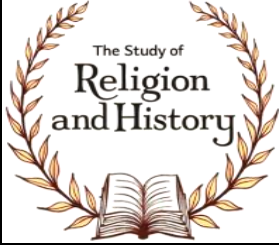
ہر انسان مجھ سے اچھا ہے میں سب سے نیچے ہوں اور بہت زیادہ برائیاں ہیں مجھ میں بس اتنا ضرور ہے کہ میں شعر و سخن کے تھوڑے بہت گھائے وادھے کی خبر رکھتا ہوں۔ اپنی شاعری کے ذریعے صبر و رضا اور قناعت کی شان بھی بیان کی وہ دنیا کی بہترین دولت صبر اور قناعت کو کہا کرتے تھے۔

انسان کامل

میاں محمد بخش نے توحید، رسالت، ایمانیات اور اخلاقیات پر عمل کرنے والے انسان کو انسان کامل کا نام دیا ہے، اگر توحید کے میدان میں وہ قدم رکھتا ہے تو اسے نظر آتا ہے کائنات کا اتنا بڑا نظام کے تارے اپنے اپنے مدار میں گھوم رہے ہیں، سورج اپنے وقت پہ، چاند اپنے وقت پہ، دن رات کا عدل بدل یہ سب اللہ ہی کی کاریگری کی نشانی ہے۔ اللہ ایک ہونے کی گواہی دے رہی ہیں اس نظام کو چلانے والی ایک ہستی موجود ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

1 - محمد بخش، میاں، تحقیق و تدوین: چوہدری محمد اسماعیل، سفر العشق سیف الملوک (لاہور: مکتبہ جمال 2013ء) ص 210

2 - ایضاً، ص 83



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

۔ ایون کیوں مول نہ جانوں نت دا پھیر اسمانی

چڑھدے تارے تے مڑھندے دائم سرگردانی¹

زمین و آسمان کی گردش کچھ معمولی نہیں ہمیشہ جاری و ساری ہے، گردش کرتے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی منزلیں مقرر کی ہوئی ہیں، کبھی یہ مغرب کی طرف جارہے ہیں، کبھی مشرق کی طرف جارہے ہیں یہ سارے کا سارا نظام بڑی خوبی سے کائنات کا چل رہا ہے۔ میاں محمد بخش کے اشعار سورۃ اخلاص کی عملی تصویر ہیں۔ اللہ رب العزت کو اپنی تمام مخلوقات کا علم ہے اس کی مرضی ہے جس کو مرضی دکھ دے کر سکھی کو سمجھا دے اور جس کو مرضی سکھ دے کر مصائب اور مشکلات میں ڈال دے ہر چیز پر قادر ہے۔

مخلوقات کے رزق کی ذمہ داری

تمام مخلوقات کے رزق کی ذمہ داری اللہ نے خود لی ہے، وہ پتھر میں کیڑے کو بھی روزی فراہم کرتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ:

﴿وَكَايْنٍ مِّنْ دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ۗ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾²

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ:

ہک ہک وچ نگاہ او سے دی روزی نت پچاندا

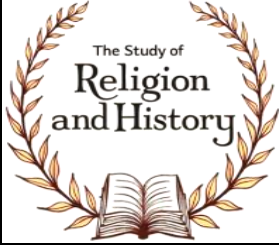
ہر ہر دی اس قسمت لکھی لکھی پاس نہ جاندا

جون ہزار اٹھارہ تائیں دے کے رزق سنبھالے

کیا بیکار استمتر شہدے کیا کمایاں والے³

کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی نظروں میں ہے اور جس طرح اس کو مناسب لگے سب کو روزی پہنچاتا ہے اسی لیے انسان کی قسمت کو لکھا اور اسی کے مطابق روزی دیتا ہے اٹھارہ ہزار مخلوقات کے رزق کی ذمہ داری اللہ نے لی ہے میرے جیسے غریب اور نکلے اور امراء جو بڑی آمدنی والے لوگ ہیں ان کو بھی اللہ ہی رزق دیتا ہے وہ بہترین رازق ہے، رحیمی اور کریمی اسی کی صفات ہیں۔ میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں ان کے فکر اسلامی کی نمایاں جھلک نظر آتی ہے۔ اپنی تصانیف میں بد اخلاقیوں، برائیوں، بری رسم و رواجوں کو ختم کرنے کے لیے اور ایک بہترین معاشرے کو تشکیل دینے کے لیے ان تمام چیزوں کا تذکرہ کیا جن سے معاشرے میں سماجی، اخلاقی و روحانی شعور بیدار ہوا۔ محبت، عاجزی و سچائی جیسی اخلاقیات کو فروغ ملا۔ ظاہر اور باطن دونوں کی طرف توجہ دے کر اپنے دیے کی روشنی پوری دنیا میں پھیلائی، اس مقصد کے لیے عوامی زبان کو استعمال کیا۔ انگریزوں سے متاثر طبقہ اسلام کی طرف مائل ہوا، کمزور طبقات اور معاشرے کی بیگانگی ختم ہوئی، طاقت کے ڈھانچوں پر آپ کی تنقید نے بہت اثر

¹ - محمد بخش، میاں، مترجم: میاں ظفر مقبول، سیف الملوک (لاہور: شیخ محمد بشیر اینڈ سنز سن) ص



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

ڈالا اپنی شاعری میں زندگی کے ہر شعبے کے متعلق رہنمائی کی آپ کا کلام زندہ دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ حمید اللہ ہاشمی لکھتے ہیں کہ:
"ان کے کلام میں غیر معمولی تاثر اور سوز و گداز پایا جاتا ہے"¹

آپ نے مسلمانوں کو سمجھایا کہ انسان کے ظاہر و باطن کا مہذب و فعال ہونا ضروری ہے۔ آپ نے قرآن پر عمل کرتے ہوئے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا پرچار کیا۔ رواداری کو فروغ دے کر بین المذاہب ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی، پنجابی زبان و ثقافت کو پر موٹ کیا، آپ کی شاعری مقامی زبان میں ہونے کی وجہ سے لوگوں کو سمجھنے میں آسانی ہوئی، وہ ذوق و شوق سے سنتے اور پڑھتے تھے۔ عوام کے دلوں اور دماغوں پر روحانیت کی محبت پیدا ہوئی، عوامی فلاح و بہبود کی روح پھونکی گئی، سماجی ناانصافی اور ظلم کے خلاف آواز اٹھائی تاکہ انصاف کا بول بالا ہو سکے جس سے مسلمانوں پر دور رس اثرات پڑے۔ آپ نے فرمایا کہ:

یاد شاہاں نو پچھ ہوئے کی مظلوماں دے حالوں

کہہ سی رب وڈیایا تینوں دے عزت اقبالوں

توں ڈھاڈا اے بے کیتے تیر ایشان و دھایا

کیوں تده عدل و انصاف نہ کیتا باطل حق رلایا

لوگوں کو عدل و انصاف کی طرف مائل کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک دوسرے کا حق نہ کھاؤ نہ ہی ایک دوسرے پر ظلم و ستم کرو، حقوق العباد کا خاص طور پر خیال رکھو، آپ نے اپنی معروف کتاب سیف الملوک کے عشق کو بھی علامتی انداز میں روحانی کمالات، مجازات اور معرفت کی منزلوں سے جوڑا ہے، اس میں بیان کردہ مسائل کے حل کے لیے روحانی فکر پیش کی، اسی طرح اپنی دوسری کتاب ہدایت المسلمین میں اور مختلف مسالک کے درمیان اختلافات کو حل کرنے کی کوشش کی پینچ گنج نامی کتاب میں حمد، مناجات، نصائح، ایمان کی سلامتی، فناء و بقاء کے مسائل وغیرہ بیان کیے، انہوں نے شاعرانہ انداز میں لکھا کہ اس کے پڑھنے والوں کو فائدہ ہوگا آپ نے فرمایا کہ:

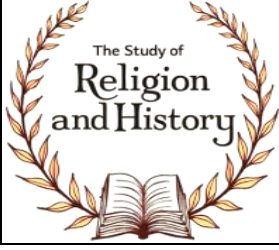
ہو سی فیض محمد اپڑھن والے جے تاں سائیاں دے من بھائیانی نی²

میاں محمد بخش کا کہنا ہے کہ یہ جو رباعیاں انہوں نے لکھی ہوئی ہیں اے محمد پڑھنے والوں کو ان سے ایک نہ ایک دن ضرور فیض حاصل ہوگا اگر یہ مالک کو اچھی لگی تو اپنی کتاب تذکرہ مقیمی میں انہوں نے سلسلہ قادر یہ کے بزرگوں کے

حالات و واقعات کو بیان کیا ہے تاکہ ان کی اسلامی فکر کو بھی اجاگر کیا جاسکے۔ آپ کے فارسی کلام کو کسی نے مرتب نہیں کیا۔ مرزا صاحبان کا قصہ سلسلی پنوں، شیخ صدقان، شاہ منصور کی داستان وغیرہ۔

1 - ہاشمی، حمید اللہ، میاں محمد بخش شخصیت اور فن (ایچ 8 / اسلام آباد: اکادمی ادبیات پاکستان 2007ء) ص 9

2 - محمد بخش، میاں، پینچ گنج (مطبوعہ گجرات: سن) ص 18



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

شاہ منصور کی داستان تو حقیقی عشق کے راستے میں آنے والی تمام رکاوٹوں کی عکاسی کرتی ہے جس سے انسان اپنی ذات کو فنا کر کے دنیا کی خواہشات بہتر کر دیتا ہے اس پر بہت سی آزمائشیں آتی ہیں جو اسے اللہ رب العزت کے قریب کر دیتی ہیں، اس قصے کو بھی روحانی طور پر پیش کیا گیا ہے آپ نے فرمایا کہ:

شاہ دی راہ وچ عشق ۱
رب دی رضا د فخر

میاں محمد بخش نے واضح کیا ہے کہ اللہ کی رضا اس کے راستے میں ہی ہے اگر ذکر کو اہمیت دی جائے تو یہی فقر ہے۔ مسلمانوں کو پنجابی شاعری میں تعلیم دی اور

ارد گرد کے ماحول اور حالات و واقعات کے متعلق جامع انداز میں سمجھایا، حکمرانوں پر بھی تنقید کی، آپ نے صرف روحانیت ہی نہیں اجتماعیت اور اخلاقیات پر بھی لکھا ہے۔

،، روحانیت اور عشق الہی کے ساتھ ساتھ اجتماعیت اور اخلاقیات میں بھی ان کا پیغام موجود ہے۔ 1

میاں محمد بخش نے امت مسلمہ پر آنے والے مصائب کا تذکرہ کیا اور اس کی سب سے بڑی وجہ رسول اللہ ﷺ سے عشق کے جذبے میں کمی اور سستی کو قرار دیا ہے۔

نمود و نمائش سے بچاؤ

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور معرفت حق کی طرف مائل کیا اور نمود و نمائش سے بچنے کی تلقین کی، کیونکہ نمود و نمائش والے اعمال ریاکاری میں شمار ہوتے ہیں جو ضائع ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے عیبوں کو چھپانے کی بھی تلقین کی ہے انہوں نے بہترین انداز میں خود کو بھی سمجھایا ہے کہ:

چھبھی مار لیا ون موتی وحدت دے ریاؤں

کھریاں گلاں، کھریاں چالاں دامن پاک دریاؤں

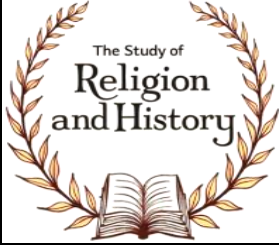
پردہ پوشی کم فقر دا کرسن اللہ بھاوے

سدا امید محمد بخشا زور دے وچ پاوے 2

1 - محمد بخش، میاں، نیرنگ شاہ منصور (گجرات: مکتبہ حقانیہ سن) ص 78

2 - Usman Anwar and saima Parveen ,vernacular resistance in Mian Muhammad Baksh 1830- 1907 as a saful malook language Authority and social criticism(Pakistan: Journal of humanetis and social sciences 8 March 2025)PJHSS vol 13 No 1 ,P 209-2017

2-جعفری، ضمیر، من میلا میاں محمد بخش کے کلام کا اردو ترجمہ (اسلام آباد: لوک ورثے کا قومی ادارہ 1980ء) ص 54



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

انہوں نے وحدت کے سمندروں سے معرفت اور ایمان کے موتی نکالنے کے ساتھ ساتھ معرفت حق اور سچائی پر مبنی باتیں کی ہیں اگرچہ یہ کسی کو بری لگتی ہوں پھر بھی وہ دوسرے کے عیبوں کا ذکر نہیں کرتے ان کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ ان کا کردار انتہائی پاکیزہ ہے خود کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ اے محمد بخش اگر تم حق کی طرف محنت کرو گے تو ہی بلند مقام حاصل کر سکو گے۔ اگر ہم اسلامی فکر کے تناظر میں دیکھیں تو میاں محمد بخش نے مسلمانوں کی اخلاقی مدد بھی کی اور علم حق کو بلند کیا تھا آپ نے کسی تحریک کے حق اور اس کے

خلاف کچھ نہیں لکھا صرف مسلمانوں میں بیداری کی روح پیدا کی۔ پاکستان اگرچہ آپ کی وفات کے تقریباً چالیس سال بعد بنا تھا لیکن اس کی بنیادیں اسی وقت رکھ دی گئی تھیں جب مسلمان بیدار ہو چکے تھے۔ آپ کا کلام بہت زیادہ فصیح و بلیغ ہے، منظوم طریقوں سے آپ نے اپنے تجربات اور مشاہدات کو بیان کیا ہے۔ معرفت اور تصوف کے موتیوں کو خوب خوشبوئیں لگا کر پھیلا یا ہے۔ بہترین انداز میں کائنات کا فانی ہونا سمجھایا اور بتایا کہ بقاء صرف اور صرف اللہ رب العزت کی ذات کو ہی ہے عشق کی اہمیت کو واضح کیا اور اس کے راستے میں آنسے والی رکاوٹوں کے متعلق اظہار کیا کس طرح یہ مشکل کام ہے اور ہر انسان اس کام کو نہیں کر سکتا، معاشرے کی انفرادی ہی نہیں اجتماعی اصلاح کی طرف توجہ دی، لوگوں کو اپنی خانقاہ کی طرف متوجہ کیا کرتے تھے اور پھر انہیں دعوت اسلام دیتے تاکہ وہ معاشرے کے بہترین رکن بن سکیں میاں محمد بخش کے بے شمار مرید تھے جنہوں نے خانقاہ سے نکل کر روحانیت کی تبلیغ کی اور خدمت خلق کے جذبے کے تحت کام کیا۔ آپ کی شاعری سے بہت زیادہ شعراء متاثر ہوئے آپ نے صوفیانہ ادب کا ارتقاء کیا آپ نے چونکہ کشمیر میں آنکھ کھولی تھی۔ اس کا پوٹھوہاری علاقہ جہاں عوامی جھگڑے، طبقاتی تقسیم، نفرت اور تعصب پایا جاتا تھا انہیں پیغام امن سنایا اور روحانی فضا قائم کر دی انہوں نے معاشرے میں جو غلط رسم و رواج سرایت کر چکے تھے انہیں ختم کرنے کی کوشش کی۔ لوگ خود کو فضول

رسم و رواجوں سے بچانے لگے اور سادگی کی طرف مائل ہونے لگے۔ آپ کے فیوض و برکات سے فیض یاب ہوئے روحانیت کو حاصل کیا اور فلاح پائی۔ آپ کی شاعری کی زبان پنجابی تھی آپ نے اپنے زمانے میں ہونے والے ظلم کے خلاف بھی آواز اٹھائی تھی آپ کی کتاب قصہ سوہنی مہینوال شاعرانہ فنی مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے، اس میں آپ نے دینی مسائل پر روشنی ڈالی ہے آپ نے فرمایا کہ:

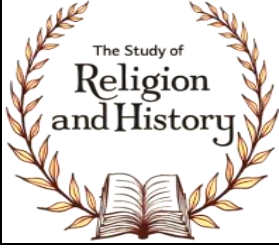
چھوٹی سنو ساں جو گل ورتی سی

جیوں کر اگے شاعراں مختصر دسی

کول گواہاں ہندیوں کیوں کر کوڑی

کوڑی گل محمدانہ وچ چنت و سی¹

1 - محمد بخش، میاں، سوہنی مہینوال (جہلم: ملک غلام نور اینڈ سنز 1964ء) ص 16



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

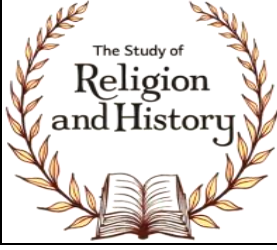
ISSN E : [3006-3337](#)

سیف الملوک کی کتاب میں انہوں نے پوری کی پوری کائنات کو سمو دیا ہے۔ مسلمانوں کو جدوجہد اور ہمت کرنے کا درس دے کر سمجھایا ہے اپنے حق کے لیے

آواز اٹھانی چاہیے اور ہمت پیدا کرنی چاہیے یہی زندگی ہے مشکلات بھی انسانی زندگی میں آتی ہیں ان کا ضرور ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیے، انسانیت کا درس دیا۔

اخلاق کو سنوارا، تصوف و عرفان اور سلوک و معرفت کے رموز بھی بیان کیے، یہ ایک عہد آفریں کتاب ہے۔ عقائد، اخلاق، اعمال زندگی کی بے ثباتی اور آخرت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ طبقاتی تفاوت، خاندانی غرور، حسب نسب، ذات پات، رنگ و نسل کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ نوجوان نسل کو روحانی اور نفسیاتی آزادی دینے کا تذکرہ کیا ہے۔ دنیا اور اس کی دولت سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ عورت کو خوبصورت انداز میں فہم و فراست والی بتایا گیا ہے۔ حسن بھی ایک معاشرتی آزمائش کہا گیا ہے۔ نفسیاتی اور روحانی جبر قرآن و حدیث کی روشنی میں سمجھایا ہے عشق حقیقی اور عشق مجازی کے متعلق شعر و شاعری کی۔ میاں محمد بخش نے بتایا ہے کہ کس طرح عشق حقیقی اور دنیاوی محبت انسان کو اللہ رب العزت کے قریب کر دیتی ہے اور کس طرح یہ ختم ہوتی ہے، اس کتاب کے ذریعے آپ کے معاشرے میں رہنے والے لوگوں کو آپ کی تعلیمات کا علم ہوا، صوفیانہ فلسفے کے ذریعے شاعری کو ایک نئی زندگی ملی، آپ کی اسلامی فکر نے بہترین معاشرے کی تشکیل میں بھی مدد فراہم کی۔

مصادر و مراجع



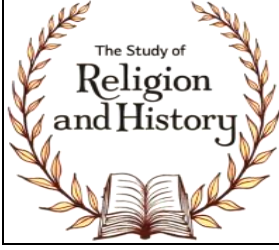
THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](#)

ISSN E : [3006-3337](#)

- القرآن
- اختر جعفری، سید، ڈاکٹر، حضرت میاں محمد بخش احوال و آثار
- اقبال، محمد زاہد، سیف الملوک (لاہور: مکتبہ الفیصل سن)
- بخاری، محمد بن اسماعیل، امام صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، (بیروت: دارالعلوم الفکر 1981ء) ج 3
- بیگ، محمد اسلم، ڈاکٹر، فکر میاں محمد بخش (لاہور: الفیصل ناشران سن)
- تھانوی، اشرف علی، مولانا، حکیم الامت، دنیا اور آخرت (لاہور: مکتبہ العربیہ 1985ء)
- جعفری، ضمیر، من میلا میاں محمد بخش کے کلام کا اردو ترجمہ (اسلام آباد لوک ورثے کا قومی ادارہ 1980ء)
- حمید اللہ، ہاشمی، میاں محمد بخش شخصیت اور فن (ایچ/8/1 اسلام آباد: اکادمی ادبیات پاکستان 2007ء)
- سراج الاخبار (جہلم: 29 جنوری 1907ء)
- صابری، مشکور، مضمون: میاں محمد بخش تے حیاتی بارے اک جہات رسالہ وارث شاہ (ملتان: 1977ء)
- طاہر القادری، ڈاکٹر، مراحل آخرت (لاہور: ادارہ منہاج القرآن سن)
- الطوسی، عبداللہ بن نصر، سراج، مترجم: شاہ محمد چشتی، کتاب اللع فی التصوف (لاہور: تصوف فاؤنڈیشن 2008ء)
- عصمت اللہ، زاہد، ڈاکٹر، ادب سمندر (لاہور: اے ون پبلشر 1989ء)
- فقیر محمد، فقیر، سیف الملوک (لاہور: مکتبہ الفیصل 1961ء)
- قادری، محبوب علی فقیر، سوانح میاں محمد بخش، ضمیرہ سیف الملوک
- (لاہور: ادارہ فروغ ادب سن)
- قائم الدین، منشی، تقریر، ہدایت المسلمین امت (لاہور: سن)
- قشیری، مسلم بن حجاج، الصحیح المسلم، کتاب الایمان، باب وجوب محبت الرسول (بیروت لبنان: دارالاحیاء التراث العربی)
- کرپالوی، طالب حسین، مولانا، فلسفہ توحید (لاہور: جعفریہ دارالتبلیغ 1990ء)
- محمد، بخش، میاں، سفر العشق سیف الملوک تدوین: چوہدری محمد اسماعیل چچی، (لاہور: مکتبہ جمال 2013ء)
- محمد، بخش، میاں، سعید العشق، سیف الملوک بدائع الجمال (لاہور: بجویری بک سٹال سن)
- محمد بخش، میاں، سیف الملوک مترجم: میاں ظفر مقبول (لاہور: شیخ محمد بشیر اینڈ سنز سن)
- محمد دین، کلیم، تذکرہ مشائخ قادریہ (لاہور: مکتبہ نبویہ اگست 1975ء)



THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.1 2026

ISSN P : [3006-3329](https://doi.org/10.3006-3329)

ISSN E : [3006-3337](https://doi.org/10.3006-3337)

- محمد اقبال، ڈاکٹر، میاں محمد بخش حیات فکر اور شاعری (مظفر آباد: مطبوعہ یونیورسٹی آف آزاد جموں و کشمیر 2015ء)
 - محمد بخش، میاں، تالیف: ڈاکٹر ظفر، مقبول میاں سسی پنوں وسہ حرفی (لاہور: بزم مولا شاہ 2012ء)
 - محمد بخش، میاں، سوہنی مہینوال (جہلم: ملک غلام نور اینڈ سنز 1964ء)
 - محمد بخش، میاں، نیرنگ شاہ منصور (گجرات: مکتبہ حقانیہ سن)
 - محمد بخش، میاں، سیف الملوک (نظیر سنز اینڈ پبلشرز مرتب غلام رسول سعید 2012ء)
 - چشتی، محمد توصیف حیدر، موضوعاتی کلام میاں محمد بخش (فیصل آباد: کتب خانہ جھنگ بازار 2013ء)
 - مسیح اللہ، شریعت و تصوف (لاہور: ادارہ تالیفات و شمس 2004ء)
 - ہاشمی، حمید اللہ، پروفیسر، میاں محمد بخش (لاہور: مکتبہ جدید پریس 2013ء)
 - یوسف، القرضاوی، ڈاکٹر، مترجم: سید اصغر، فلاحی فتاویٰ (لاہور: دار النوادر 2005ء) ج 1
-
- David Gill Martin , **empire and Islam Punjab and the making of Pakistan** (University Of California press 1988)
 - Usman Anwar and Saima Parveen **varnecular resistance in Mian Muhammad bakhsh - 1907**